ہر ایک ترقی قربانی چاہتی ہے

(فرمودہ ۲۱-اگست ۱۹۱۴ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی:-

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ [1]-

پھر فرمایا:-

آج میرا ارادہ تھا کہ ایک نہایت ضروری معاملہ کی نسبت تفصیل سے سناؤں چونکہ میری طبیعت کچھ اچھی نہیں ہے اس لئے مختصر طور پر کچھ ہدایات سنا دیتا ہوں-

ہر ایک ترقی جو دنیا میں ہوتی ہے وہ کچھ قربانی چاہتی ہے کوئی قوم آج تک ترقی کی منزل پر نہیں چڑھی جب تک اس نے کچھ قربانی نہیں کی- ہمارے آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ کو کتنا محبت پیار تھا حتیٰ کہ فرمادیا- اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [2] اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی ہو تو اس کیلئے ایک طریق ہے کہ تم میری پیروی کرو- تم خدا تعالیٰ کے محبوب ہوجاؤ گے لیکن آپ کو بھی مسلمانوں کو ترقی دینے کیلئے قربانیاں کرنی پڑیں- اپنا وطن ترک کیا' اپنے عزیز اور اپنے پیارے خادم قربان کرنے پڑے' پھر کسی کا باپ اور کسی کا بیٹا اور کسی کا بھائی قربان ہوگئے' پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ترقی دی-

قربانیاں دو قسم کی ہوا کرتی ہیں ایک وہ جو انسان خود کرتا ہے اور ایک وہ جو خود نہیں کرنی پڑتیں بلکہ جب مامور آتا ہے اور لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں اور ہنسی کرتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ ہم بڑے ہیں اور تم رذیل ہو، ہم تمہارے متبع کس طرح ہوجائیں اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی پیاری جماعت کو بڑھانے کیلئے قربانی کرتا ہے۔ تب بیماریاں آتی، زلزلے اور قحط پڑتے، لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اس وقت وہ خودسر لوگ گھٹنوں کے بل گرادیئے جاتے ہیں۔ اور خدا کی مشیّت بتلادیتی ہے کہ جس شخص کی مخالفت تم نے کی وہ سچا ہے۔ یہ بھی ایک مأمور کا زمانہ ہے اس زمانہ میں بھی اس قسم کی قربانیاں چاہئیں۔ ایک قربانی تو ہماری طرف سے چاہیئے اور ایک قربانی خداتعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ہماری طرف سے یہ قربانی ہوگی کہ جو عہد ہم نے اللہ سے کیا تھا اس کو ہم ثابت کردیں کہ وہ بالکل سچا تھا اور اس کیلئے ہمیں جو قربانی بھی کرنی پڑے ہم کریں۔ اور ایک قربانی خدا کروائے گا تاکہ وہ اپنے رسول کو سچا ثابت کردے اور بتادے کہ وہ جو اس قلیل جماعت کو بُرا کہتے ہیں اور ان کو رذیل سمجھتے ہیں ان کا غلوٗ ٹوٹے اور ان کو معلوم ہو کہ یہ سچ ہے۔

خدا کی طرف سے وہ قربانی شروع ہوچکی ہے۔ طاعون آئی اور خطرناک طور پر آئی اور زلزلے بھی آئے۔ وہ زلزلے تو دنیا کے کسی کسی حصہ پر آتے تھے مگر اب جو زلزلہ آیا ہے اس نے تمام دنیا کو پکڑ کر ہلادیا ہے۔ اور وہاں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی قربانیاں ہورہی ہیں۔ دنیا اپنے مال و دولت پر گھمنڈ کرتی تھی کہ ہمیں اب کسی کی پرواہ کیا ہے۔ خدا نے ان کا یہ گھمنڈ دور کرنا ہے۔ پس اس وقت میں تمہیں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے تو قربانی کردی۔ خداتعالیٰ مدتوں سے قربانیاں کررہا ہے اس نے ہمارا اتنا انتظار فرمایا ہے۔ تم اب قربانی کرو۔ہم میں اب تک بہت ہیں جنہوں نے اب تک کوئی قربانی نہیں کی۔ خداتعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ تم اپنا وعدہ پورا کرو تا تم پر انعام ہوں اور تمہیں ترقی ملے۔

جنگ میں فاتح و مفتوح دونوں چُور ہوجاتے ہیں۔ ہندوستان سے جنگ ابھی بہت دور ہے لیکن یہاں بھی اس کا اثر تجارت پر اور دیگر اشیاء پر پڑرہا ہے۔ تو مَیں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اول تو تم نے جو عہد اللہ سے کیا ہوا ہے اُسے پورا کرو۔ دوسرے ایک عہد ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت سے لیا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس گورنمنٹ سے وفاداری رکھنا۔ عہد کرنے تو آسان ہوتے ہیں لیکن ان کا نبھانا مشکل۔ اس وقت ہماری گورنمنٹ مشکل میں ہے اور یہی ایک موقع ایسا آیا ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرکے دکھلائیں۔ اس میں صرف ہماری صداقت ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر کی بھی صداقت ہے جو

آپ نے گورنمنٹ کو لکھا تھا کہ مشکل کے وقت گورنمنٹ دیکھ لے گی کہ اس وقت جو رعایا اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر وفادار ہوگی وہ یہی احمدیہ جماعت ہوگی سلہ اس لئے تمہیں ضروری ہے کہ اس عہد کو جس طرح بھی ہوسکے پورا کرنے کیلئے ہر ممکن سے ممکن کوشش کرو اور جو عہد تم نے مسیح موعودؑ کے ساتھ کیا تھا اسے پورا کرنے کیلئے گورنمنٹ کی جس طرح بھی ہوسکے مدد کرو۔ یہ دو باتیں ہیں تیسری بات یہ ہے کہ فاتح و مفتوح دونوں قوموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض دفعہ ایک قوم بظاہر فاتح معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت وہ قوم اپنی حالت کے لحاظ سے مفتوح ہوتی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ تم خصوصیت سے دعا کرو کہ جو کچھ بھی ہو، اللہ تعالیٰ اس جنگ سے اسلام کیلئے کوئی بہتر صورت پیدا کردے۔

یہ جنگ ساری دنیا سے نرالی جنگ ہے۔ تمام انبیاء نے اس کیلئے پیشگوئیاں کیں اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس کیلئے پیشگوئی فرمائی۔ یہ تمام انبیاء کا پیشگوئیاں کرنا اور یہ حشر کوئی لغو نہیں۔ یہ جنگ ایک عظیم الشان جنگ ہے آج تک دنیا میں کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی۔ ہم نہیں جانتے اس جنگ سے دین کیلئے کیا نتیجہ نکلے۔ تو تم آج سے ہی دعاؤں میں لگ جاؤ جو بھی اس کا نتیجہ ہو اللہ تعالیٰ اسے دین اسلام اور ہمارے سلسلہ کیلئے عمدہ اور بہتر بنائے۔ اگر لوگ دین کی طرف متوجہ نہ ہوں تو ہمارے پاس کوئی ایسی تدبیر نہیں کہ جس سے ہم ان کو دین کی طرف متوجہ کرلیویں۔ خداتعالیٰ اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے فرماتا ہے۔ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ جب میرے بندے گھبرا جائیں اور انہیں ایسی کوئی صورت نہ ملے جس سے انہیں اطمینان حاصل ہو تو میرے حضور دعا کریں میں دعا کرنے والے کی دعا کو جب وہ دعا کرے تو قبول کرتا ہوں۔ تو تم دعاؤں میں لگ جاؤ اور گورنمنٹ کی وفاداری کرو۔ یہ وقت ہماری صداقت اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے پرکھنے کا آیا ہے۔ یہ ایک آزمائش کا وقت ہے تم ہر ممکن سے ممکن کوشش سے گورنمنٹ کی خدمت کرو۔ ایک جاہل سے جاہل اور اُجڈ انسان بھی گورنمنٹ کی خدمت کرسکتا ہے۔ ایک آدمی گھر سے باہر اس حالت میں رہ کر کام کرسکتا ہے جب اسے اس بات کا اطمینان ہو کہ میرے گھر میں بالکل فساد نہیں ہے اس صورت میں وہ باہر جم کر کام کرسکتا ہے۔

تو زمیندار یہ بہتر سے بہتر خدمت کرسکتا ہے وہ کوشش کرکے اپنے گاؤں میں کوئی فساد نہ ہونے دے، گورنمنٹ کو اپنے ملک کی طرف سے بالکل مطمئن کردیں۔ یہ ایک عمدہ خدمت

ہے۔ اور مالدار آدمی یہ خدمت کرسکتا ہے کہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیواؤں اور یتامیٰ کی خدمت کیلئے چندہ دیں۔ یوں بھی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش اور زخمیوں کی خبرگیری عمدہ کام ہے اور اس طرح گورنمنٹ کیلئے سہولت ہوجائے گی اور بہت کچھ دقتیں ان کی رفع ہوسکتی ہیں تو یہ ایک پنتھ دوکاج ہوگئے۔ اور اہل قلم کیلئے بیسیوں خدمات ہیں۔ عوام میں وفاداری کے خیالات کو پھیلانااور لوگوں کو ہر ایک قسم کی قربانی کیلئے تیار کرنا بھی ایک عمدہ اور اعلیٰ خدمت ہے۔

یہ ایک آزمائش کا وقت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس وقت وفاداری سے کام لیں۔ ہم نہیں جانتے نتیجہ کیا ہوگا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم وفاداری سے کام لیں اور اپنے فرض کو پورا کریں۔ یہ انعام ہیں ان کو یاد کرو۔ اپنی زبانوں کو پورا کرو۔ گورنمنٹ کی وفاداری اپنے ہر قول و فعل سے ثابت کردو۔ گورنمنٹ کی اندرونی مشکلات کو پورا کرنے کیلئے کوشش کرو۔ اپنے عہد کو پورا کرو۔ دعائیں کرو کہ کوئی نتیجہ ہو۔ اسلام بڑھے خدا کا نام پھیلے۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آمین ثم آمین۔

(الفضل ۲۷-اگست ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ:۱۸۷		۲؎ اٰل عمران:۳۲

۳؎ "میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکارِ انگریزی اِن کو اول درجہ کے خیر خواہ پائے گی۔" (مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام حصہ سوئم صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور)